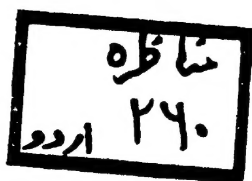




۷۷۸۶۸





از دفتر امامیه مشن - حسین آباد - لکهنو

و کلام

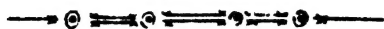
۲۰ امامیه مشن کا چوتھوں بتلیم نی رسالہ

معیاری

۲۱ ہندوستانی پرستوں کے لئے ایک نیا رسالہ

قیمت ایک آنہ      نفع مند      خرچہ ڈاک دیکھو

# امامیہ شن بلڈنگ فنڈ اسکی ضرورت



بھلا خدا کچا یہ دینی تبلیغی مشن جس طرح ترقی کے منازل طے کر رہا ہو اسکی اطلاعات آپ کو اخبارات کے ذریعہ سے معلوم ہوتی رہتی ہوں گی اس قلیل غرصہ میں جو وہ مسئلہ اور ان میں سہ اکثر کو دو اور تین تین ایڈیشن شائع کئے جا چکے ہیں جنکی مجموعی تعداد پچیس سال تک پہنچ چکی ہے نتیجتاً ذخیرہ رسائل کے ساتھ ساتھ دیگر کاغذات دفتر کا انبار بھی بڑھ رہا ہے اور اب یہ ضرورت بڑی محسوس ہو رہی ہے کہ مشن کے دفتر کو کسی وسیع عمارت میں منتقل کیا جائے، یہ ممکن ہے کہ کرایہ کا مکان لیکر کام چلایا جائے مگر سطح اچھے عمارتوں فرما سکتے ہیں کہ چند ہی سال میں کرایہ کی مجموعی رقم اتقدر ہو جائیگی جہیں کہ ایک مناسب عمارت تیار ہو سکتی ہے لہذا میں نے یہ طے کر لیا ہے کہ اس عزیز ہمان کو اپنے گھر سے خود اس ہی ذاتی عمارت میں خست کرو گھا اور اسی غرض کیلئے اس فنڈ جاری کیا ہے، امید ہے کہ افراد قوم اس ہم ضرورت کو پورا کرنے میں میری کسی ممکن امداد سے دریغ نہ فرمائیں گے اور عند اللہ عند الرسول ماحد ہونگے، اس فنڈ میں تھیل قلیل رقم بھی شکر یہ کے ساتھ قبول کی جاوے گی اور اسکا اخبارات میں برابر اعلان ہوتا رہیگا۔

الداعی الی الخیر

سید ابن حسین عفی عنہ  
سکرٹری امامیہ مشن کھنؤ

امامیہ شریعت کی چودھویں دینی مہمت

علی و رعبہ

مصنفہ

عمدۃ الافاضل و زبدۃ الامثال مولانا سید غلامی صاحب  
کرن ادرہ تحریک اہل حق الواعظ مدرسہ اعظمین لکھنؤ

مطبوعہ سید ابرار قومی پریس لکھنؤ

(رجب ۱۳۵۲ھ)

امیہ سن کی چودھویں دینی مہتہ  
بیادگار

ولادت حضرت امیر المومنین سید ابی سعید  
علی بن ابیطالب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام  
۱۳ / رجب ۵۲ ھ

یہ سال ایک ایسے سوال کا جواب ہے جو اکثر پیش کیا جاتا ہے کہ حضرت  
علیؑ کی کعبہ میں ولادت کا ثبوت کتبِ مہنت میں کہاں ہے؟  
فائل مصنف کے کمال عرق ریزی کے لہذا ہفتے کے مستند کتب تاریخ و سیرت کا  
کافی ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔

امید ہے کہ اہلِ انصاف اس سارے کو توجس سے ملاحظہ فرمائیں گے۔

خادم ملت

سید ابن حسین۔

سکری "امیہ سن"

حسین آباد۔ لکھنؤ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۹۶۲ء



۷۹۷

امتداد زمانے کے ساتھ ساتھ دنیا جتد رقی پوش ہوتی جا رہی ہر اور کئے دن  
نقص کی گنگنہ گھٹائیں افق نہرب پر جہا رہی ہیں اور کل مجمع اندازہ ادل مختلف  
آوازوں سے ہوتا ہے جو آج حق کے خلاف بلند ہیں اور شاہد ہیں نہرب کا کوئی ایسا پلو  
رہ گیا ہو جو عیان عقل کے ہاتھوں نکتہ چینی کی زمین نہایا ہو تحقیق مفید چیز  
اور سہمیں ایک جذبے سے چودوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے مگر اسی وقت تک جبکہ نیکیتی  
مشعل راہ ہو چھتہ سا برس اور ہر کا ذکر کر کہ اخبار درخف سیالکوٹ موضعہ التوبر  
۱۹۶۲ء میں کسی نے تہنار کیا تھا کہ۔

علی رضی کی گوبین ولادت کس کتا ہے نا بتہر؟

سائل کی بے سوادی اور اسلامی لٹریچر سے ناواقفیت پر انتہائی انوس کرتے ہوئے  
ہم نے اس موضوع پر اپنے ناچیز معلوہات علی اخبار امین پیش کر کے بتایا تھا کہ یہ سوال خستہ  
نہیں بلکہ آج سے بہت پہلے مہضیل بن موزعجان نے اسکی نیو والی ہر ادن کے انوکھے  
اجتہادات حکمت و دانش کی آٹمین ہل کی دھندلی تصویر کھینچ کر واقعہ کی نوعیت کو



سج کر دینے میں پوری قوت لگتی ہو۔ سچ انھیں فرسودہ عزت و افتخار کو الفاظ کی تزیینت  
نے کرباس میں پائش کر کے تم مطالبہ کیا جاتا ہو۔

کیا واقعی علی رضی اللہ عنہ نے کعبہ میں پیدا ہوئے کعبہ میں تو حکیم بن حزام پیدا ہوا ہو؟  
اس قسم کی تخریر دین کا مقصد یہ ہے کہ فضیلت کی خلاف عام متفرکی فضا بھیلادیا  
اور عام کے دلوں میں یہ جاگزیں ہو کہ شرف کو ہی محسوس چیز نہیں بلکہ العبادہ و شرف  
آپ کا غیر بھی اس میں حصہ ہو رہا ہو برین خود بل کھول کر نصیب لگایا اور اک محمد کے  
مقام اور فضائل پر گہرے گہرے پردے ڈال کر نبی امیہ اور نبی عباس کے دو کو  
نے سے سر نہ نہ کر دینے کی کوشش کی مگر توبہ جب صفحہ قرطاس پر فضائل و مناقب  
کی گل کاریاں باقی ہیں ہرگز آقا فضیلت پر خاک نہیں پڑ سکتی بلکہ تاریخ و سیرت  
مستعرض کی ہر گز غفلت کا حال طشت از بام ہو کر رہ گیا اور حکیم بن حزام کی ولادت  
کا افسانہ اپنے اصلی خط و خال سمیت پیش ہو گا۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر ہم نے اس سوال کی ابتدا کی ہو اور حضرت اہلسنت  
کی مستند کتابوں کے اقتباسات پیش کر کے ثابت کر نیلے کہ امیر المؤمنین کا کعبہ میں متولد  
ہونا ایک مسلمہ حقیقت جس میں اکابر مورخین داخل سیرت ہم آواز ہیں۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

فقیر الہیبت اغامدی الرضوی  
عقب سجد تحسین لکھنو

## ابنِ رُزْجَنْ کِ خیال

المشهور بين الشيعة ان امير المؤمنين ولد في الكعبة  
ولم يصح علماء التواريخ قبل عند اهل التواريخ ان حكيم بن حزام  
ولد في الكعبة ولم يولد فيه غيره

(ابطال الباطل فصل بن رزجَنْ)

ترجمہ شیعوں میں مشہور ہے کہ امیر المومنین کعبہ میں پیدا ہوئے حالانکہ علماء و  
تاریخ نے اسکی تصریح نہیں کی بلکہ ارباب تاریخ کے نزدیک کعبہ میں حکیم بن حزام پیدا  
ہوا ہر ادسے سو اکیس اور کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔

## اقول

مجھ ایسے عظیم الفرصت اور شیر الاشتغال کیلئے یہ تو ناممکن ہے کہ سواد عظم اسلام کی  
موجود تمام کتابیں دیکھ کر اس موضوع پر بسیط بحث کر دے تاہم چونکہ میں ہر وقت میں  
نگاہ بین ادن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فصل بن رزجَنْ نے انتہائی تقصیر سے  
ہم ایک تہہ مستند کتابوں کو پس پشت ملکہ یا ہر او مطلق خبر نہیں کہ ایک کثیر جماعت نے  
بڑے پر زور الفاظ میں اسکا ثبوت دیا ہے کہ کعبہ میں علی کے سو اکیس روز شخص پیدا نہیں  
ہوا ذیل میں ہم ادن علماء و ادراہل قلم کے ہم نزع کرتے ہیں جنہوں نے کچھ ہست پہلے ہماری

تا بعدین آواز بلند کی هر اگر کافی وقت ملا توانشاد الله عز ویر آئنده دیگر حواله  
دیگر بیعت لم اثمین گے۔

- ۱ ابوالحسن علی بن حسین بن علی سودی المتوفی ۳۴۶ھ
- ۲ ابوالحسن علی بن محمد بن طیب بلالی معروف بابن مغازلی شافعی المتوفی ۴۸۳ھ
- ۳ خواجہ عین الدین چشتی اجیری المتوفی ۶۳۲ھ
- ۴ کمال الدین ابوسالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی المتوفی ۶۵۲ھ
- ۵ شمس الدین ابوالنظر یوسف بن قزغلی المعروف ببطبان جوزی المتوفی ۶۵۳ھ
- ۶ مولانا روم المتوفی ۷۴۲ھ
- ۷ احمد بن منصور گازرونی المتوفی ۷۵۱ھ
- ۸ ملک العلماء شهاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی المتوفی ۸۴۹ھ
- ۹ شیخ الامام نور الدین علی بن احمد المعروف بابن صباغ مالکی مکی المتوفی ۸۵۵ھ
- ۱۰ امام الخاۃ ملا عبد الرحمان جامی المتوفی ۸۹۸ھ
- ۱۱ حسین بن علی الواعظ الکاشفی البیہقی السبزداری المتوفی ۹۱۰ھ
- ۱۲ نور الدین علی بن برہان الدین حلبی قاضی شافعی المتوفی ۱۰۴۳ھ
- ۱۳ عبد الحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری المتوفی ۱۰۵۲ھ
- ۱۴ صہبیل سعید گجراتی۔
- ۱۵ میر صلح کشفی ترمذی المتوفی ۱۱۶۰ھ

۱۶ مرزا محمد معتد خان بخشنانی -

۱۷ شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم دہلوی التوفی ۱۱۷۶ھ

۱۸ مولوی صدیق الدین احمد بردوانی -

۱۹ شاہ محمد حسن صابری حشتی -

۲۰ غلام امام شہیدی خفگی -

۲۱ عبید اللہ امرتسری -

۲۲ مولوی عبد المجید دہلوی -

علمائے اہلسنت میں یہ مقتدر رہتیاں ہیں جن کی اصل عبارتیں ہم نمبر وار پیش کرتے ہیں اور ساتھ ہی اسکے سلسلہ بالا میں داخل علماء خلیعہ کے تصانیف و کتب بھی کمین کمین استلال کریں گے جبکہ دنیا اسلام نے مستندان لیا ہوا دہکی توفیق و اہل اہلسنت کو صفحات میں اگر انقدر الفاظ میں موجود ہے۔

(انتباہ) صرف قلمی کتابوں کے حوالہ بغیر صفحہ و سطر کا ذکر کئے ہوئے درج ہونگے مطبوعہ کتب کی عبارتیں بحوالہ صفحہ پیش کیا جائیگی۔

(۱)

ابو حسن علی بن حسین بن علی مسودی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں -

بویع علی بن ابی طالب فی ایوم الذی قتل فہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کان مولدہ فی لکعبہ (مرجع الذہب وصال ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما) تاہم

جلد ۵ صفحہ ۱۷۴ مطبوعہ مصر

(ترجمہ) علی بن ابی طالب سے اور ذر بیت گئی جس دن عثمان بن عفان نے  
قتل کئے گئے اور اے ولادت اور حضرت کی خانہ کعبہ سے۔

سعودی وہ مورخ جس کی نسبت سراسر اعلیٰ مولوی شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں  
تاریخ کا امام ہے اسلام میں آج تک سب کو برابر کوئی وسیع النظر مورخ پیدا نہیں ہوا۔ اس کی تمام  
تاریخی کتابیں تین کسی تصنیف کی کوئی حاجت نہوتی۔

الفان یہ کہ اگر کوئی اور مورخ خانہ کعبہ میں ولادت حضرت علی کو نہ بھی تسلیم کرتا تو  
صرف سعودی کا لکھنا کافی تھا جو کج سے اکبر ارسال پہلے فضیلت کے اظہار میں غیور نہیں کرتا

(۲)

ابن معاذی شافعی اپنے مناقب میں لکھتے ہیں۔

عن علی بن الحسین قال کنذرا	امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے
الحسین وھناک نسوة کثیرۃ اذا	ہیں ہم نہایت کثرت کے ساتھ تھیں وہاں بہت
اقبلت منھن امرأة فقلت من انت	عورتیں بھی موجود تھیں میں نے ایک عورت
رحمک اللہ قالت انا زبدۃ بنت	بڑھکر ہمارے پاس آئی تھی ہم نے اس کو پوچھا
البحران من نبی ساعۃ فقلت	کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں قبیلہ
لھائل عندک من شیء تعد فیہ	بنی ساعہ میں سے ہوں میرا نام زبدہ بنت
قالت ای واللہ حدیثی عما فی بنت	عجلان ہے میں نے کہا اگر تجھے کوئی واقعہ یاد

عبادہ بنت فضیلہ بن مالک بن  
العجلان الساعی انھا کانت ذمت  
یوم فی ناعن العرب اذ اقبل بو  
طالب کثیرا لھننا فقلت ما شانک  
قال ان فاطمہ بنت اسد فی شدۃ  
من الخاض واخذ بیدھا لوجاء بما  
الی اللعیمہ وقال جلس علی اسم اللہ  
فطلعت طلقة واحدة فولدت غلاما  
نظیفاً منطقالا کحسن وجھہ  
فماہا علیا وحملہ النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم حتی اتاہ الی منزلھا  
قال علی بن الحسین فواللہ سمعت  
بشیء قطا لا وھذا احسن منہ  
(الرجح المطالب فی مناقب علی بن  
ابطال صفحہ ۴۲۶ منقول از مناقب فقیہ  
ابن مغازلی)

تو مجھ سے بیان کرو کہ کنے لگی مجھ سے عمارہ  
بنت عبادہ بنت فضیلہ بن مالک بن عجلان  
ساعی کہتے تھے کہ میں ایک ان عرب کی  
عورتوں میں موجود تھی اتنے میں ابوطالب  
تشریف لائے ان کے چہرے سے آنا زدن  
نمایاں تھے میں نے پوچھا آپ کی کیا حال ہے  
وہ بولے فاطمہ بنت اسد درگے ہیں پھر  
فاطمہ بنت اسد کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گئے  
اور کہا خدا کا نام لیکر بیان بیٹھو یہی طرح  
بیٹھنے نہ پائی تھیں کہ ایک پاک بکترہ  
خوبصورت بچہ پیدا ہوا جس نے زیادہ خوش و خرم  
نہ دیکھا تھا ابوطالب نے اس کے نام علی رکھا  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی  
آغوش میں لیکر بنت اسد کے گھر پہنچا دیا  
علی بن الحسین فرماتے ہیں قسم خدا کی ہم نے  
اس سو بہتر کوئی بات کبھی نہیں سنی۔

یہ ہدایت الہست جماعت کی دوسری چھوٹی بڑی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے اور

حدیث کے الفاظ بتاتے ہیں کہ ولادت حضرت علیؑ متعدد شوہر واقعہ تھا کہ پرہیزگار بن جوڑیں  
بھی اوس نے اقف تھیں پھر کون نہ امام جہاد اس حکایت کو نہ کر سکتا۔ ظاہر کرنا  
(۳)

علامہ ابو جعفر محمد بن علی بن شہر آشوب سرودی ازند رانی حالات ولادت تحریر کرتے  
ہوئے رقم فرماتے ہیں -

فالولد الطاهر من النسل لهما	بچہ خود پاک نسل بھی پاک جس کے بعد پیدا
ولد فی الموضع الطاهر فاین	ہوا وہ پاک علی کے سوا کہاں یہ بزرگی پائی
توجد هذه الکرامه لغیرک و شرف	جائی ہو کر زمین کے تمام خطوں میں شرف
بقاع الارض المحرم و اشرف المحرم	حرم ہر ارض میں زیادہ شرف محل محرم
المسجد و اشرف بقاع المسجد للکعبه	کہ ہر اور مسجد کے گوشوں میں کعبہ سے
ولم یولد فیہ مملوح مواءه -	شریف تر حجر جس میں علی کے سوا کوئی مولود
(مناقب آل ابی طالب)	پیدا نہیں ہوا -

اس عبارت کو ہم ایشیہ عالم کی تحریر مونیکی وجہ سے مستقل دلیل ہرگز نہ قرار دیتے مگر  
ابن شہر آشوب کی ذات صرف شیعوں ہی میں واقع نہیں ہر اسلام کے اکثر مورخ و دیگر  
اجلال میں ہمارے ہر صغیر میں چنانچہ اول کی شان میں قاضی شمس الدین ابوالعباس  
احمد بن محمد انبی تالیخ میں ارقام فرماتے ہیں -

محمد بن علی بن شہر آشوب التانیہ بسین المہملہ ابو جعفر السودی

المانذملانی رشید المذین الشیعہ احمد شیوخ الشیعۃ حفظہم  
 القرآن ولہ ثمان مئین وبلغ النہایۃ فی اصول الشیعہ کان یرحل لہ من  
 البلاد ثم تقدم من علوم القرآن والغریب والنحو وعظ علی المنابر  
 ایام الملتفی ببغداد فاعجب خلق علیہ وكان لہما منظر حسن الحق صدق  
 اللہ علیہ المصباح المہاروق واسع العلم کثیر الخشوع والعبادۃ والتعبد  
 لا یكون الا علی ضوعا فی علیہ ابن طی فی تاجہ ثناء انہ یتوفی فی  
 سنۃ ثمان وثمانین وثمانین (تاریخ ابن خلکان)

(ترجمہ) ابو جعفر محمد بن علی بن شہر اسود سراسین غیر منقوط سے اذندران کے  
 رہنے والے ابن کا لقب بشیر الدین تھا شیعوں کے اکابر میں ایک جلیل شخص جنہوں نے  
 قرآن کا زیادہ حصہ پڑھ کر سنا اور کیا اور اصول مذہب شیعہ میں بلند درجہ پر  
 فائز ہوئے لوگ شہر دن سے تحصیل علم کیلئے آپ کی طرف آتے تھے پھر آپ علوم قرآن و  
 نحو میں اپنے امثال و قہران پر سبقت لیگئے اور تقی کے دور حکومت میں بغداد کے  
 ممبر پر وعظ کما شروع کیا اور شیرین بیانی نے بادشاہ کو تعجب میں ڈال دیا اور خلعت  
 فاخرہ عطا کیا وہ جناب قبل صورت خوش و صادق اللہ علیہ وسیع العلم خشیع پسند عابد  
 تہجد گزار تہی ہمیشہ باوجود سترتے ابن ابی طی نے اپنی تاریخ میں ان کی نہایت  
 کی ہر (افسوس ہو کہ) ۵۸۰ھ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔

ان کے ان الفاظ کے بعد کچھ بجا نہیں ہو کر میں نے علامہ ابن شہر اسود کی قول



مقام استدلال میں پیش کیا چنانچہ اسی بنا پر عبققات الانوار میں بھی علامہ ابن  
شہر آشوب کے احوال سے جا بجا منسک کیا گیا ہر بار سنی بھائی جو اپنی تنگ نظری  
سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ شیعوں میں حافظ نہیں ہوتا اس عبارت کو  
نقشب کی عینک تا کر چشم بصیرت دیکھیں ابن خلکان نے علامہ شہر آشوب کو  
شیعہ تسلیم کرتے ہوئے ہشت سالہ عمر میں حافظ قرآن بتایا ہر۔

(۴۱)

شیخ جلیل شمس الدین ابو الحسن یحییٰ بن حسن بن حسین بن علی بن محمد بطریق صلی  
اسدی اپنے مناقب میں جس کا صحیح ترین اور قدیم نسخہ قلمی، چیز کے پیش نظر ذکر فرماتے ہیں  
الفصل الثانی فی کنیتہ علیہ السلام کتبت ان احدهما ابو الحسن ولد بجمکہ  
فی البیت الحرام سنۃ ثلثین من عام الھضل یوم الجمعة الثالث عشر من  
حربہ لہ یولید قبلہ ولا بعدہ مولود فی بیت اللہ مواہ (عماد الجلیلی)  
(ترجمہ) دوسری فصل کنیت میں ہر اول حضرت کی کنیتیں شہر تھیں ایک ابو حسن  
ولادت آپ کی کہ میں کعبہ کے اندر سنہ عام الفیل میں بروز جمعہ بیرو جب کو واقع ہوئی  
اور آپ کو سوا آپ کے پہلے نہ کوئی بچہ کعبہ میں پیدا ہوا نہ بعد۔

یہ بھی علامہ امامیہ میں ایک جلیل عالم ہیں اور ہم ادن کے رشتہ قلم کو صرف اسلئے  
پیش کر رہے ہیں کہ رجال اہلسنت آئنے اعتبار سے مملو ہیں امام اہلسنت حافظ شہا ابی بن  
ابو الفضل احمد بن علی بن محمد عسقلانی آپ کی توفیق میں لکھتے ہیں۔

"یحییٰ بن الحسن بن الحسین بن علی الاسدی المحلی الربعی المعروف بن  
البطریق قرع علی انحصار لرازی لفقه الکلام علی مذهب الامامیہ وقرع النحوی  
واللغة ولعلم النظم والنثر ووجد حتى صار اليه لفتویٰ فی هذا الامامیہ  
وسكن ببغداد حقه واسطه وكانت فاته فی شعبان سنة ست مائة وله  
مبلغ ومبعون ذکوا ابن البخاریه -

(لسان المیزان جلد ششم صفحہ ۲۲۶ چھاپہ ریاضیہ ۱۳۳۱ھ)  
یحییٰ بن حسن بن حسین بن علی اسدی محلی ربعی معروف بن بطریق آجی علم فقہ اور  
کلام انحصار ازی سے ہر باب میں کسے طور پر پڑھا اور علم نحو و لغت ہر شے کی تحصیل کی اور  
استاذ و جد و جد کی کہ ہر باب میں کسے مفتی ہو گئے مدت تک بغداد میں قیام پذیر رہے ہر چیز اسط  
میں تشریف لائے ان کی دوستی اشباں سنہ ۶۰۰ ہجری میں بعمر ۷۰ سال واقع ہوئی  
جیسا کہ ابن بخاری نے ذکر کیا ہے۔

(۵۱)

خواجہ معین الدین چشتی جمہیری نے بھی حضرت کی ولادت کو کعبہ میں تسلیم کیا ہے اور فرماتے  
اس مشہور نقطہ میں ذمہ لائے حیثیت تجلیات کو الفاظ کا جامہ نبھائے ہیں اس  
مدد پر کہ بے غیر تفسی میراث سبحان اللہ در کون مکان جلوہ نمایان شد و اللہ  
جبریل را آسان فرود آمد و گفت آخر تم را سل فرزند بخانہ خدا پیدا شد و اللہ باشد  
صفت مستنار میں یہ مثنوی خیر را می جو جس کے الفاظ کی توضیح کہیں نہ دفتر حلب پہنچے

اور خواجه صاحب نے انتہائی وجد میں جذبات کے جس دریا کو زہ میں بند کیا ہر دہ انکی غیب کی زندگی کی پوری نقشہ کشی کر رہا ہے پہلے مصرع میں ذکر میلاد کے ساتھ سبحان اللہ استبکایتہ دیتا ہے کہ عجب میں ولادت ایک محیر العقول عجاز ہے جو تعجب و تحجب و تحجب و لب و لب و لب میں بیان کرنے کے لائق ہر دوسرے مصرع میں مولود کی نورانیت کو تمام کون و مکان کا جلوہ نما، کم کم شادت کیا ہے اسی نور بارہتی کیلئے کعبہ کی چار دیواری کو فانوس غما ہے جو نما آخری شعر میں پھر مولود کعبہ جلال میں وحی آسانی کو نظم کیا ہے کہ ملک کے تقسم مژدہ ولادت سنا کہ تنبیت ادا کیا یہ پاکیزہ فکر سے موعود کو قوت پہنچانے میں بہت کچھ مفید ہے۔

(۶)

کمال الدین ابو سالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی بھی کعبہ کو حضرت علی رضی کی ولادت کا بتاتے ہیں اور انہی کتاب کے باب اول فصل اول میں رقمطراز ہیں :-

ولد بالکعبہ البیت الحرام وكان مولدا بعد ان تزوج رسول الله  
فبعد مجھے ثلث سن میں وكان عمر رسول الله يوم ولادته ثمانين وعشرين  
سنه (مطالع السؤل فی مناقب آل رسول مک چھاپہ کنھو مطبع حنفی ۱۳۱۰ھ)  
(ترجمہ) آپ کعبہ میں خاص بیت المحرام کے اندر پیدا ہوئے اور آپ کی ولادت پیغمبر خدا  
کی خدمت کیسا تھ شادی کے تین برس بعد ہوئی اور پیغمبر خدا کی عمر اسی سال تھی۔



(۷)

شمس الدین ابو المنظر یوسف بن قزطلی معروف بسبط ابن جوزی محققانہ انداز  
 ولادت علی نقضی روحی ملا الفدا پر روشنی ڈالتے ہیں ملاحظہ ہو۔

روی عن فاطمہ بنت اسد کانت تطوف بالبيت هي حامل بعلي  
 فصرعها الطلق فضع لها باللكبة <sup>خلت</sup> قد فوضت فيها ولدا حكيم بن حزام ولدته  
 امه في الكعبه قلت وقد اخرج لها ابو نعيم الحافظ حديثا طوليا في  
 فضلها الا انهم قالوا في سنده رافع بن صلاح ضعيف ابن عدي فذلك  
 لم يذكره (تذكره خواص الامه في فضائل الائمة)

ترجمہ: روایت ہے کہ فاطمہ بنت اسد طواف خانہ میں مشغول تھیں اور حمل سرکش  
 پس دروزہ شروع ہوا تو اون کے لئے کعبہ کا دروازہ کھولا اور وہ اندر داخل ہوئیں اور بچہ  
 کعبہ میں پیدا ہوا اور سیطر حکیم بن حزام کو اوسکی مان نے کعبہ میں جنائین کہا جن  
 کہ اسکو حافظ ابو نعیم نے روایت کیا ہر اور ایک طے لانی حدیث اسکو فضائل میں نقل  
 کی ہرگز مراؤھونج مسئلہ سند میں روح بن صلاح کا نام لیا ہر جس کو ابن عدی ضعیف  
 سمجھا ہر اسلئے ہم اوسکی ذکر نہیں کرتے۔

اسوقت تک جو کچھ بھی ثابت ہوا تھا وہ اسقدر کہ ”خانہ کعبہ مولد علی تھا اور آپ کے  
 سوا کعبہ میں کوئی پیدا نہیں ہوا۔“

لیکن اس مقام پر بسط ابن جوزی نے حکیم بن حزام کی ولادت کی بے بنیاد خبر کی

قلعی کھول دی ہوا وہ بتایا ہر کہ جس سلسلہ رہایت میں اس لمبغرا دما قلعہ کی خبر ہو کر  
وہ راوی ضعیف ہونے سے اس قابل بھی نہیں ہو کہ صفحہ قرطاس پر اوس کا ذکر کیا  
جائے خاتمہ وراق میں ہم انشاء اللہ اس بحث کو چھوڑیں گے قارئین کرام یاد رکھیں

(۸)

مولانا رد جم کے جلال میں مسلمانوں کے چھوٹے بڑے سب ہم آواز ہیں اور ملت  
جماعت کا ہر طبقہ دن کا نام شکر سر نیاز غم کرنا ہر ایک شعر میں اپنے خیالات کا اظہار  
عجب گنا نقد عنوان سے فرماتے ہیں ۵

اے شمع دشت نجف از لونجف دیدہ شرف

تو درے د کعبہ صدف متان ملامت میکنند

(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی ص ۸۸ سطر اچھا پیمپی ۳۲۱)

یہ متانہ کلام ہر جس کی ہر ہر لفظ بحر الفیت میں ڈوبی ہوئی اور حقیقت آگین  
ہر اور صرعنا نسیہ سے صاف ظاہر ہر کعبہ صدف ہوا تو علی در آبدار کی ضیاء بانگ  
نہر کبک راستہ نظر آتا ہر۔

(۹)

احمد بن منصور گاردونی اپنی کتاب میں حضرت علی کو مولود کعبہ تسلیم کرتے ہیں اس  
کتاب کی دیباچہ میں الفاظ ہر الحمد للہ الذی قصرت الافہام امہا یلیق بکبریلہ  
اور تباہ الخ امرہ رمضان سنہ ہجری مصنف اسکی تصنیف کا رخ ہوئے ہیں

ملاحظہ ہو عین عبارت -

امہ فاطمہ بنت اسد وہی ول ہاشمیہ ولدت لہاشمی ولدت  
فاطمہ طلیاف الکعبہ ونقل عنہا انما کانت اذا اسرادت ان یسجد لہضم  
وعلی فی بطنہا لم یملکنا لذلک یقال عند ذکر اسمہ کرم اللہ وجہہ فی کل  
وجہ من ان یسجد لہضم (مفتاح الفتح)

(ترجمہ) مان اول کی فاطمہ بنت اسد تھیں وہ پہلی ہاشمیہ ہیں جن سے ہاشمی  
ہی اولاد پیدا ہوئی اور علی فاطمہ کے بطن سے کعبہ میں پیدا ہوئے اور فاطمہ بنت  
اسد منقول ہو کر جبہ بت کے سجدہ کا ارادہ کرتی تھیں درنا ایک علی دن کے  
شکر میں تھے تو وہ انہیں سجدہ سے روکتے تھے ایسوجے اور کے نام کیسا تھا بتا  
ہو کر ام شہد ہستی خدا نے ان کے چہرہ کو اس بات بزرگ قرار دیا کہ بکے سامنے  
کبھی سجدہ کرتے۔

اس کتاب کی طرف سے کو عبقات الانوار حدیث میں نے تو صہ دلائی ہو من شاء  
الاطلاع فلیرجع الیکہ -

(۱۰)

ملک العلماء تاقی شہا الدین دولت آبادی ذکر ولادت میں یہ لفظ پختہ لکھے ہیں  
جو یہ مفید مطلوب ہے اور وہ ان کے پیش ازین درون خانہ کعبہ و ما بود نہ کر ایشان را  
معیار الولدی گفتند و ان چنان بود کہ ہر فرزند کی در کہ متولد می شد روز سوم ولد را

درون کعبہ می آوردند می نهادند آن مادر که محکم نام داشت از دیوار سیردن آمد  
 اگر فرزند حلال زاده می بود بوسه میکرد و بازی گشت و اگر فرزند حرام زاده می بود  
 آن مادر نف می زدوان ولد بهوش می شد حکم می کردند که ولد حرام نادم است  
 چون شاه ولایت علی کرم الله وجهه تولد شد درون کعبه کمرده اند که هر دو مادر فرد  
 آمدند و خواستند تا بوسه کنند شاه هر دو مادر را گرفت و در دید پاره پاره کرد و ابل که  
 در خودش شنید که محکم را کشت و در گریه شنید مصطفی صلی الله علیه و سلم فرمود  
 غمگین مشو پروردگار عالم محکم عالم علی را گردانید و در یک محله دو محکم نمی باشد  
 هر که علی و فرزندان او را دوست دارد حلال زاده است و هر که دشمن دارد تواند بود  
 که حرام زاده است (برایۃ السوء)

(ترجمہ) روایت کی گئی ہے کہ قبل زین کعبہ میں دو سانپ ہا کرتے تھے جن کو  
 معیار الولد کہتے تھے اس لئے کہ جو بچہ مکہ میں پیدا ہوتا تھا تیسرے دن بچہ کو کعبہ  
 اندلانے لے آئے تھے اور کہہ دیتے تھے وہ سانپ جبکہ محکم (کسوٹی) نام تھا دیوار سے  
 ظاہر ہو کر بچہ کو سونگھتا اگر بچہ حلالی ہوتا تو چلا جاتا اور اگر حرامی ہوتا تو وہ پھینکا  
 مارتا جس سے وہ عجیب شے کھا جاتا لوگ سمجھ جاتے کہ حرامی ہے جب شاہ ولایت علی کرم  
 اللہ تعالیٰ نے کعبہ پیدا کی تو روایت ہے کہ دو لون سانپ نیچے اترے اور سونگھا  
 چاہتے تھے کہ شاہ ولایت نے دو لون کو چیر ڈالا اور کھڑے کھڑے کر دے کہ وہ نہیں  
 غلغلائے ہوا کہ کسوٹی کو فنا کر دیا سب نے لگے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

رنجیدہ نہ ہو خداوند عالم نے تمام عالم کیسے علی کو گھوٹی قرار دیا ہو اور ایک جگہ  
 دو کو میان نہیں رہ سکتیں جو بھی علی اور اذن کے دونوں بچوں کو دوست رکھے  
 وہ حلال زادہ ہو اور جو دشمن رکھے وہ ہو سکتا ہو کہ حرام زادہ ہو۔

یہ عبارت بھی ہمارے مطلوب کے اثبات میں ایک گراں قدر اضافہ ہے اور ملک  
 کا حضرت علی کو بار بار شاہد لا بہت لکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ اولی الامر بھی ان کو  
 سوا کوئی نہ تھا۔

(۱۱)

امام اہلسنت شیخ نور الدین علی بن احمد معروف بابن صبار، انکی فضیلت کے  
 ذات علمی سے مخصوص قرار دیتے ہیں۔

ولد علی بکمة المشرق بلاخل لبیت الحرام یوم الثالث عشر من شهر  
 المحرم المرجب الفرح سنة ثلاثین من عام الفیل قبل الهجرة ثلث وعشر  
 سنة وقیل خمس وعشرب وقیل لمبعث باثنی عشرة سنة وقیل بعشرین  
 ولم یولد فی لبیت الحرام قبلہ احد سواہ فی فضیلة خصہ اللہ تعالیٰ  
 بما لجلالہ واعلاء مرتبہ واطہار لکرمہ۔

(فتاویٰ المہر حجابہ ایران ص ۱۳)

(ترجمہ) ولادت علی اکبر مشرفہ من اندرون کعبہ ۱۳ ماہ حب کہ جو خدا کا مہینہ ہوا  
 جس میں کشت و خون حرام ہو چکی جسے آٹھ حب کی جھجکا کہ بھی شافی نہیں دی



اور جو سلسلہ میں فردوسِ حرم عام الفیل میں ہجرت سے ۲۳ یا ۲۵ سال پہلے اور نبوت سے  
دس بارہ سال پہلے آپ کے سوا خانہ کعبہ میں کوئی شخص کبھی پیدا نہیں ہوا یہ فضیلت ہے  
کہ حق تعالیٰ نے اذن جناب کو اس کا جلال و منزلت اور اعلا و مرتبت اور اظہار کرامت  
میں مخصوص کیا ہے۔

یہ عبارت بھی خانہ کعبہ کو مولد علی بن ابی طالب کی عبارتوں سے متفق اللفظ  
اور کعبہ میں ولادت کو آپ مخصوص ثابت کرتی ہے۔

یہ الفاظ کہ لم یولد فی البیت المحرم قبلہ احد سواہ خاص طور پر توجہ  
قابل میں معلوم ہوا کہ علامہ ابن صباغ اس طبعاً و خیال پر کہ کعبہ میں حکیم بن حزام  
بھی پیدا ہوا ہے، "مفت ہو کر فضیلت کو خاص کرتے ہیں۔ یہ کہ "علی کے قبل کوئی  
شخص کعبہ میں متولد نہیں ہوا" وہ پر زور نفی ہے جو حکیم بن حزام کی ولادت کے خیال کو  
نہایت ذاب و رد کرتی ہے اور جس پر ثابت ہوتا ہے کہ کوئی حضرت علی کا اس فضیلت میں  
شریک نہیں ہے۔ یہ الفاظ ناظرین کو آئندہ ملا صاحب ترمذی کشفی اور شاہ ولی اللہ محدث  
دہلوی انصاف بخشانی و غیبی کے قلم سے بھی ملین گے۔

(۱۳)

امام النخاع مولوی عبد الرحمن جامی اپنی مشہور کتاب اہل النبوت میں جس کا صحیح ترین  
نسخہ جو نسخہ ۹۰۰ مرتب ہوا کہ منظر مصنف کے اصل نسخہ سے نقل کیا گیا ہے میرے سامنے ہے  
اس میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

ولادت سے بکرہ ہوئے ہست بعد از عام فیل ہفت سال و بعضی کتبہ اندولادت سے  
درخانہ کعبہ ہوئے ہست در وقت نبوت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانزدہ سال  
ہوئے ہست - (شواہد النبوة)

(ترجمہ) اولن کی پیدائش کہ میں ۷۰ عام الفیل میں ہوئی اور بعضی کہتے ہیں کہ  
آپ کعبہ میں پیدا ہوئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے وقت پندرہ برس  
کے تھے ۷

اس عبارت کے بقدر ضعف کی بجائے ہی جو ملا جامی ایسے محب المہبت کی شان سے  
بعید ہو ملا جامی وہ بزرگ تھے جنہوں نے مرح امیر المؤمنین علیہ السلام میں "ہشت بندہ"  
نظم کر کے معاصرین سے خراج تحسین کا فرین مال کیا ہیں، اس قدر ضعف کہنے والے اگر  
مرقومہ بالا انداز تحریر میں شکوہ تھا جو کتب المہبت میں قطعہ دیکھا جاتا رہا ۵  
سے کعبہ کو شیخ و من بسوئے نجف بختی کعبہ کا انجام راست حق بطون  
تفاہت کے میان میں ہست اذہیت کہ من بسوئے گھر زتم و ادب سے منہ  
(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی ص ۵۵۰ سطر چھاپہ مہربانی)

(ترجمہ) شیخ سمت کعبہ کو جاتا ہوا درین نجف کی طرف برب کعبہ میں ہی حق بجانب  
ہوں اوس میں اور مجھ میں بڑا فرق ہے میں موتی کی طرح جاتا ہوں اور وہ ٹھنڈی سمت  
خدا کا شکر کہ ایسے جلیل القدر شخص کے نظم و ترکلمات کی ثابت ہو کہ علی رضی اللہ عنہ  
اندھ پیدا ہوئے اور ان کے مذاق میں مشہد علی اور کعبہ میں وہی فرق ہے جو موتی

اور صدف میں ہے -

(۱۳)

لاحسین واعظ کاشفی جو اہلسنت و جماعت میں بلند پایہ عالم سمجھے جاتے  
ہیں رقمطراز ہیں -

در کتاب فی المصطفیٰ از یزید بن قیس نقل می کنند کہ من با عباس بن عبدالمطلب  
و جمعی از بنی عبدالمعزی بہ ازا بہ بیت الحرام نشسته بودم کہ فاطمہ بنت اسد سبھی و را آمد  
و حالاً کہ حامل بود علی و از محل دے مدت نہ ماہ گذشتہ بود و بطواف اشتعال نمودن گاہ  
انہر طلق و علامت زادون بمی ز ظاہر شد و مجال برون رفتن از مسجد نہ یافت اے  
خداوند خانہ بحیرت باقی این خانہ کہ ولادت ماہرین آسان کنی را دی گو بہ کہ فی الحال  
جبارکت اہ شد و فاطمہ بخانہ درون رفت و از چشم ما غائب گشت و ما خواستیم  
بخانہ و دائیم میسر نشد و بعد چارم برون آمد علی ما بردست گرفته امام ابو داؤد بن کئی  
آوردہ کہ پیش از علی و بعد از علی میچکس لا این خرف نبود کہ دے در نشا کعبہ  
متولد شدہ باشد -

(روضۃ الشہداء ص ۳۱۳ چھاپہ نو لکھنؤ ۱۸۷۳ء)

(ترجمہ) کتاب فی المصطفیٰ میں یزید بن قیس نے منقول ہر کہ میں عباس بن  
عبدالمطلب و اولاد عبدالمعزی کے ایک گروہ کے ساتھ رہ رہے بیت الحرام بیٹھا تھا کہ  
فاطمہ بنت اسد مسجد میں داخل ہوئیں در انحالیکہ محل سے تعین اور نو حنینہ پورے

گزر چکے تھے طوائف کر رہی تھیں کہ دروزہ کا اثر ظاہر ہوا اور وضع محل کی علامتیں  
ایسی نمایاں ہوئیں کہ مسجد سر باہر جانے کی حالت نہ رہی تو انھوں نے بارگاہِ حدیث  
میں عرض کیا اے گھر کے مالک تھے اسکے بنائوالے کی بزرگی کا واسطہ سختی کو مجھ پر  
آسان کرادی کتا بکر فوراً دیوا شیع ہوئی اور فاطمہ زہرا علیہا السلام کی کنوین  
غائب ہو گئیں اور ہم نے جا بجا کہ کعبہ میں ہم بھی داخل ہو جائیں تو کسی طرح اندر پہنچ نہ کر  
جو تھے دفنِ کلین تو علی کو ہاتھوں پر لئے ہوئے تھیں امام ابو داؤد بنا کئی کہتے ہیں کہ  
علی سے پہلے اور ادن کے بعد کسی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا کہ وہ کعبہ میں پیدا ہو۔

اس عبارت میں دو باتیں قابل غور ہیں ایک یہ کہ جب فاطمہ بنت اسد کعبہ  
میں پہنچ گئیں تو حاضرین نے بھی جا بجا کہ ہم اندر پہنچ نہ کر سکتے تھے ولادت دیکھیں مگر  
کسی کا دسترس نہوا اور کعبہ میں پہنچنے کی کوشش نہکا میاں یہ عجیب نہیں تو  
کیا ہرگز کہ ایک عورت کو کعبہ میں آجاتی ہر اور مردوں کی تدبیریں کارگر نہیں تھیں  
دوسرے امام ابو داؤد بنا کئی کی رائے نوٹ کر نیچے لائق ہر وہ بھی کعبہ میں ولادت  
کے حامی اور آپسے اس شرف کو خاص کہتے ہیں۔

(۱۴)

علامہ نور الدین طبری شافعی حالات سرور اکرم میں رقمطراز ہیں :-  
وفي سنة ثلثين من مولد رسول الله عليه وسلم ولد علي بن  
ابي طالب كرم الله وجهه في الكعبة - (انسان الميمن في سيرة النبي)

المومن لقب بہریت حلبیہ جز سوم صفحہ ۱۱۴ چھاپہ مصر ۱۲۸۸ھ  
(ترجمہ) اور ۳۳۰ ہجری میں ولادت پیغمبر خدا صلی علیہ السلام علی بن ابی طالب کے نام سے  
ہجرت کعبہ میں پیدا ہوئے یہ تاریخی ثبوت ایسا کہ انقدر ہر جس کے بعد کوئی شک و  
شہہ باقی نہ رہنا چاہیے۔

(۱۵)

شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری لکھتے ہیں۔  
گفتہ بود ذکر نام کردہ بود اور امادری فاطمہ بنت اسد حیدرہ بنام پدرش اسد  
حیدرہ نام اسد است و چون قدم آورد ابو طالب مکہ پنداشت این نام را  
پس تسمیہ کردہ است بعلی و تسمیہ کردہ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بصدق کذافی رضی  
المنفرد و کنیت کردہ است بہ ابی البرکاتین و غیر لقب کردہ است بہ معنیہ البلد  
دباہین و شریف و بہادی و ہمدی و نبی الاذن الواعیمہ و بمعنیہ لاسہ و گفتہ اند کہ  
بود ولادت سے درجوت کعبہ (در اربع النبوة)

(ترجمہ) علی بن ابی طالب کا نام اولیٰ ان فاطمہ بنت اسد حیدرہ اپنے باپ  
اسد کے نام پر رکھا اور جب ابو طالب مکہ آئے اور لون کو یہ نام پسند نہ آیا تو انھوں نے  
علیٰ نام رکھا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق نام رکھا جیسا کہ بعض لغتوں  
میں ہے اور کنیت رکھی ابو البرکاتین اور نیز معنیہ البلد اور امین اور شریف اور ہادی  
اور ہمدی اور ذوالاذن الواعیمہ اور معنیہ لاسہ لقب رکھے اور راویوں کا بیان ہے کہ

ولادت اول حضرت کی آمدن کعبہ ہوئی۔

(۱۶)

فاضل سید گجراتی جواہر المہنت مین مین شیخ قطب الدین غفری کی شہرہ تصنیف  
کتاب الایلام باعلام سید الشہداء احرام کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

قوله وفي مكة مواضع مباركة ومولد ليعقوب بن يوسف  
فمنها مولد علي بن ابي طالب رضي الله عنه وهو بالقرب من مولد  
النبي صلى الله عليه وسلم بقرب جبل ابي قبيس في قفاة في شعب يقال له  
شعبي بسمجد هيلي فيه اقول سيجنك هذا بختان عظيم مولد  
علي كم الله وجهه اصل لكعبه وجو فها كما يشعن بالروايات من  
التقات وامثال هذه المقالات من وضع المتعصبين لاهل بيت  
الذوي عصم الله المسلمين الثابتين على طريقتهم اهل السنة والجماعة  
ورفض بدع اهل التعصب (حاشیہ کتاب الایلام)

(ترجمہ) قول مصنف۔ اور مکہ میں مبارک جگہیں اور مقامات سید الشہداء  
اور شہرہ مسجدین میں منجملہ اس کے مقام سید الشہداء حضرت علی بن ابی طالبؑ کے  
جو مولد نبی سے قریب ہے اور کوہ ابو قبیس کے نزدیک اسکی پشت پر واقع ہے جسے شعب  
علی کہتے ہیں وہاں ایک مسجد نبی ہوئی ہے جس میں لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ میں  
کہتا ہوں اے خدا پاک منترہ ہے تو عظیم ہتھان ہے مولد علی کرم اللہ وجہہ خود کعبہ

کے اندر ہر جیسا کہ ثقات کی روایتیں بتاتی ہیں ایسے اقوال اہل بیت نبوت سے تعصب کر نیا لوں نے گر لہ لٹی میں محفوظ رکھے اس سے خدا مسلمانوں کو جو اہل سنت و عتہ کے طریقہ پر ثابت ہیں اور اہل رفض کے تعصب سے بچائے۔

(۱۶۱)

میر محمد صالح حسینی ترمذی کشفی بن عبداللہ الکبر آبادی مناقب میں لکھتے ہیں۔  
 ازینیدین تعصب مروسیست کہ من با عباس بن عبدالمطلب دم و جمی از نبی عزی  
 بازو بیت اشتر احمرا نم شستہ بودند فاطمہ بنت اسد سبجہ در آمد و در عین طواف اثر  
 طلق بر روی ظاہر شد چون مجال بردن نقین نماند گفت خداوند اکبر مت ایمن  
 خانہ متبرک لادت بر من آسان کرد آن را دی گوید دیدیم کہ دیوار خانہ کعبہ شق شد  
 و فاطمہ درون رفت و در وہجام میسر را بردست گرفتہ بردن آمد و او بنا کتی  
 گوید کہ پیش از امیر و بعد از منے سجکس باین شرف عظمیٰ مشرف نمکشتہ کہ در خانہ  
 کعبہ متولد شدہ باشد۔ (مناقب ترمذی کشفی ص ۸ چھاپہ ممبئی ۱۳۲۱ھ)  
 فاضل مصنف نے روضۃ الشهداء کی عبارت نقل کی ہے جو ما قبل کے صفحات میں  
 گزر چکی ہے وہی ترجمہ کی ضرورت نہیں دوسرے صفحہ میں اپنے تفصیلات کو  
 نظاریوں اور کرتے ہیں

در فضائل بنی نظیر آمد علی	بر عبدالمسلم امیر آمد علی
آن علی کو مادرش در کعبہ زاد	آنکہ بردوش پیسیر باہناد

آن علی کو نامش از عینک بدہ  
 انچہ از عینک ست بے عینک بدہ  
 ( مناقب ترمذی ص ۸۹ )

( ۱۸ )

مرزا محمد بن مستند خان بزخانی اپنی دو کتابوں میں نہایت پروردہ فطرون  
 میں کعبہ میں علوی ولادت کا ثبوت دیتے ہیں ۔

( پہلی کتاب )

کانت ولادت امیر المؤمنین کرم اللہ وجہہ لیم الجمعہ الثالث عشر من حجب  
 بعد عام الفضل ثلاثین سنہ بکہ فی البیت اکرام وسمتہ امہ حیدرہ  
 ( مفتاح النجاری فی مناقب آل العبا )

( ترجمہ ) اور ولادت امیر المؤمنین کرم اللہ وجہہ کی ۱۳ ارجب بروز جمعہ سنہ  
 عام الفضل بمقام مکہ کعبہ کے اند واقع ہوئی اور ادن کی ماں نے ادن کا نام حیدر رکھا  
 ( دوسری کتاب )

فاضل بزخانی کو مفتاح النجاری کی تہذیب کے بعد کتاب کے مختصر کرنے کا خیال  
 پیدا ہوا اور صرف ادن مطالب کو چھوٹا کر کے لحاظ سے ناقابل بحال رکھنے  
 علیحدہ کتابی صورت میں جمع کر کے فضائل بلبیت کی ایک دوسری خدمت انجام دیا  
 اور اس میں فیض المصلح میں بھی اپنے مدوح کو مولود کعبہ تسلیم کرنے میں عندہ ہوا کا ذکر  
 دوسری عبارت ۔



كانت ولادة علي كرم الله وجهه يوم الجمعة لثلاث عشر خلت من  
حجب ابد عام الفيل بثلاثين سنة بكرة وروی نه ولد في لبيت الحرام  
ولم يولد في لبيت احد سواة ولا قبله ولا بعلا هي فضيلة خصه الله  
بها۔ (نزل لا ابرار با صبح من مناقب اهل بيت الاطهار)

ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت بروز جمعہ ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل  
میں مقام مکہ واقع ہوئی اور روایت ہے کہ مکہ بخا نہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور محبو  
کعبہ میں کوئی نہ اون سے پہلے پیدا ہوا نہ بعد یہ وہ فضیلت ہے جس سے خدائے اودین کو  
مخصوص کیا تھا۔

### (۱۹)

شاه ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم محدث دہلوی جو شاہ عبد العزیز دہلوی مصنف  
تحفہ اثنا عشر سیک کے والد ہیں اور جو ہندوستان میں بارہویں صدی کے مجددانے گورو  
ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

قد تواترت الاخبار ان فاطمة بنت اسد ولدت امیر المومنین  
علیاً فی جوف الکعبة فانه ولد يوم الجمعة الثالث عشر من شهر حجب  
بعد عام الفيل بثلاثين سنة في الكعبة لم يولد فيها احد سواة  
قبله ولا بعلا (ازالة الخفاء)

ترجمہ اخبار متواترہ سے ثابت ہے کہ امیر المومنین علی فاطمہ بنت اسد کے بطن سے

کعبہ کے اندر ۱۳ رجب بروز جمعہ ۱۳۰۳ء عام الفیل میں پیدا ہوئے اور کعبہ میں ان کے  
سوا کوئی دوسرا پیدا نہیں ہوا نہ اون سے پہلے نہ بعد اس عبارت میں محدث  
دہلوی نے ذمہ دارانہ حیثیت سے واقعہ ولادت کو خبر متواتر تسلیم کیا ہے اور ان کو حق  
کعبہ میں آپ کے غیر کی ولادت کی ہر نفی کی ہر جس سے دشمن کے تمام خیالات کا  
قلع قمع ہو کر حقیقت بے نقاب نظر آتی ہے۔

(۲۰)

مولوی صدر الدین احمد بدوانی جو متاخرین علماء اہلسنت میں ہیں لکھتے ہیں۔  
ولادت اور رجوع کعبہ بعد لباز عام الفیل ۱۳۰۳ سال بروز جمعہ سیزدہم  
ماہ رجب۔ (رد المحتار المصطفیٰ صفحہ ۱۰ مطبوعہ مطبع احمدی کا پورہ ۱۳۰۳ ہجری)  
(ترجمہ) ولادت اول حضرت کی خانہ کعبہ میں جمعہ کے دن ۱۳ رجب ۱۳۰۳  
عام الفیل میں ہوئی۔

(۲۱)

شاہ محمد صالح برحق بی انبی مبسوط تاریخ میں لکھتے ہیں۔  
تاریخ ۱۸ رجب بعد گزرنے ۳۰ سال عام الفیل بروز جمعہ وقت چاشت  
اولین سال حج دن پہلے بعثت رسول خدا سے خانہ کعبہ میں آپ پیدا ہوئے۔  
(آئینہ لقنوت ص ۹ چھاپہ دہلی ۱۳۰۳ھ)

(۲۲)

اس روایت کی شہرت اور زبان زدگی خلق کا یہ عالم ہو کہ الہسنت کے ادا ہوا  
و شعرا نے کہنے لفظاً اس کو ادا کیا ہو۔ ملاحظہ ہو۔

نشی عذیم النظیر غلام امام شہیدی اپنی مشہور انشائیں میں ضمناً وحبیبیت  
کی طرف عنان توجہ مبذول کرتے ہیں ۷

مرا سید نہ برباشیر بود باش شیر یزدان کا فضائے لامکان سے قریب برحق تیاں کا  
جو پوچھا میں نے او کی مرتبہ پر طہیتے بتایا کان میں مجھ کو علیٰ ہر نام یزدان کا  
توں کے توڑنے میں او کی ابراہیم ہر تھا اگر ہو تانا زریہ پاکف شاہ رسولان کا  
بہت دشوار تھا دیوار کیو کر بھانڈی مٹ اگر وہ در نہوتا مصطفیٰ کو شہر عرفان کا

شرف حاصل ہوا ہر کعبہ کو او کی ولادت سے

پرستش گاہ محشر تک ہیگا ہر مسلمان کا

(انشاء بہارہ بنجران)

ان اشعار میں فاضل ناظم نے کعبہ میں ولادت علیؑ کو تسلیم کرتے ہوئے خانہ خدا  
کے شرف کا نسبت مار دیا ہر مضمون آفرینی بھی یاد رکھنے کے لائق ہو۔

(۲۳)

مولوی عبید اللہ بن منظر حال التخلّص لیسبل ہر تسری سوانح عمری حضرت امیر المومنین  
علیؑ السلام باب چہارم موسوم بالعودة الوثقی فی خصائص الرضیٰ میں لکھتے ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کا تولد راتوار کی رات جب کی تیسویں سنہ ۹۲۰ ہکندری  
 کو ہوا ان دنوں ہرز کا بٹیا پر دیز خاوس کا بادشاہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی جناب ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہونے کے بعد  
 آپ عین خانہ کعبہ بیت اللہ شریف میں تولد ہوئے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا سن مبارک ٹھائیس برس کا تھا۔

(ارجح المطالب ص ۴۲۶ چھاپہ نو کشور لاہور)

(۲۴)

فاضل معاصر مولوی عبد الحمید خان دہلوی سیر الخلفاء میں لکھتے ہیں۔  
 طبقات ابن سعد اور اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ حضرت علی مکہ مکرمہ میں بروز جمعہ  
 بتاریخ ۱۳ رجب سنہ ۱۰ الفیل پیدا ہوئے آپ پہلے خاص بیت اللہ شریف  
 کی چادر لاری کے اندر کوئی سچہ پیدا نہیں ہوا سیدنا حضرت علی اگرچہ چوتھے خلیفہ  
 سمجھے جاتے ہیں لیکن حقیقت وہ ہر خلیفہ کے زمانہ میں صاحب اقتدار اور اثر تھے  
 حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بعد جب حضرت ابو بکر صدیق خلیفہ ہوئے  
 تو حضرت علی ان کو امداد دیتے رہے بعد ازاں جب عمر فاروق خلیفہ ہوئے تو انکی بھی  
 سب سے بڑے دوکا حضرت علی تھے پھر حضرت فاروق کے بعد جب حضرت عثمان  
 ذو النورین خلیفہ ہوئے تو حضرت علی ان کو بھی امداد دیتے رہے۔

(رسالہ مولوی دہلی جلد ۸ نمبر ۲ موزع ۱۲ شعبان ۱۳۲۴ ہجری)

یہ تھے علماء اہلسنت کی وہ مستند بیانات جن سے امیر المومنینؑ کا مولود کعبہ منہا ثابت ہوا اور کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں ان میں زیادہ تر وہ ارباب کمال ہیں جن کو فن تاریخ کا امام تسلیم کیا گیا ہے انکی زہدین عبارتیں دیکھنے کے بعد بن روزبہان کا قول یاد آتا ہے کہ بعض صحیحہ علماء التواہیح کعبہ میں ولادت کو موزین نے صحیح نہیں سمجھا اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسودی اور لڑالدین علی علیہی شافعی اور کمال الدین بن طلحہ اور سبط ابن جوزی وغیرہ سی ہستیان تاریخ قدی سے معرا ہیں؟ مبارکباد کے لائق ہر وہ ذات جس کے فضائل دشمنوں کی زبان پر جاری ہوئے اور دشمنوں کی ہمت بانسان تو توں کے چھپانے سے چھپ نہ سکے جتنی کوششیں حقیقت کے خلاف کی گئیں اور تاہی تاریخ نے امانت داری کیا تہ مناقب کو پیش کر دیا اور متعصبین کو نہرا دی کا روز سیاہ دیکھنا پھانہ لہذا وہ حدیثیں مفید ہوئیں نہ خود ساختہ اقوال فائدہ مند ہوئے مصیبت کے پر زور مظاہرہ کے ساتھ قناعت و نصیحت کی چمک برکتی گئی۔

## مولود کعبہ عیسائی نقطہ نظر سے

امیر المومنین علیؑ ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی کعبہ میں ولادت نہ صرف اسلامی نقطہ نظر سے ثابت ہے بلکہ عہد المسیح انطاکی بھی جو ملک شام کے قدیم شہر حلب کے عیسائی عالم دین اپنے معرکہ اناقصیہ میں جو ۹ ہزار ۹۰۰ عربی اشعار پر مشتمل ہے

اعتراف کرتے ہیں ۷

فی رحبۃ الکعبۃ الزہر <sup>المنبت</sup> النواہل فضائت فی مغایبھا  
قالوا ابن من فاجیبوا انه ولد من نسلہا شمس من سخی مراریم  
هتوا باطالب الجواد والام فاطمۃ هیوا نغمیہا  
(ترجمہ) کعبہ معظمہ کی فضا میں ایک نور بودیجہ کے چہرہ کی چھوٹ پھیل گئی اور  
ایک مرتبہ اسکے دور دیوار کو روشن کر دیا لوگ پوچھتے ہیں کیسے کل فرزند ہر بتلاؤ کہ یہ  
بنی ہاشم کے خاندان کی بلند ترین نسل مبارک پھر ہر اس کے باپ سخی اور جواد ابوطالب  
کو اس فرزند کی تہنیت پیش کرو اور جلو چل کر اسکی ان فاطمہ بنت سعد کو مبارکباد  
دین ؟

تقیہ طویل و واقفہ ولادت پے درپے اشعار میں نظم کیا گیا ہر جس کی تفصیل کی  
چندان ضرورت نہیں ان اشعار کے ساتھ ٹائٹل شاعر نے جو شرح کی ہر وہ سرسروش  
دیدہ دل ہر۔

کانت ولادتہ سیدنا و مولانا امیر المومنین فی العام الثلاثین لولادتہ  
المصطفیٰ علیہا الصلوٰۃ والسلام علی ما حق المحققون فیکون ولادتہ  
الشریفہ حول ۶۰۱ مسیحیہ من بشائر سعدا علیہ صلوات اللہ افرو ولد فی کعبۃ  
ولدتہا فیما مات بشیر بذلک البوق وعمومتہ عند ولادتہ الشریفۃ دعۃ امہ  
حیدر معنی هذه الكلمة الاسد نکاھا امر دت ان تسمیہا باسم ابیہا۔

(ترجمہ) ہمارے سردار اور آقا کی پیدائش ارباب تحقیق کے ارشاد کے موافق حضرت رسولؐ کی ولادت سے ۳۰ سال بعد ہوئی اور اس حساب سے ولادت آپؐ کی تقریباً ۶۷ء میں واقع ہوئی اور پیدائش کے مسودہ خصوصیت سے یہ ہر کہ آپؐ کے اندر پیدا ہوئے اور آپؐ کی ولادت سرِ بابِ حجاب سے ہی خوش ہوئے ان نے جبکہ کہ کے بچا ماسکو منی شیر کے ہین گویا مقصود یہ تھا کہ اپنے بچے کے نام پر نام رکھیں۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہو کہ کعبہ میں ولادت کا ہونا اتنی محدود حیثیت نہیں رکھتا کہ اس کا اثر صرف اسلامی لشکرِ کعبہ تک ہو بلکہ سقندر غیر موسوی شہرت پا چکا ہو کہ خواہ مخواہ عیسائیوں کو اس سے تسلیم کرنا پڑا اور کعبہ میں ولادت کے قائل ہو جائیں گے کو محقق کا خطاب ملا۔

## حکیم بن حزم کی ولادت پر اجمالی نظر

گو اس سے قبل ثابت کیا جا چکا ہو کہ کعبہ میں خباب میر المؤمنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے سوا کوئی فرد بشر پیدا نہیں ہوا اگر بھر بھی ہمارا دعویٰ تشنہ بھل ہو اور مطلب ہر ایک ہر کاما پردہ پٹا ہو جس کے اٹھانے کیلئے تنقیحین قائم ہونا ضروری ہیں۔

(۱) حکیم بن حزم کون تھا۔

(۲) اس کی ولادت کب ہوئی۔

ان دونوں تنقیحوں پر بحث کر نیکی بعد واقعہ کی نوعیت ظاہر و آشکار ہو کر نقاب کشائی آسان ہو۔

**پہلی تنقیح** اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ حکیم بن خرام نے ولادت کے بعد مدتوں کفر و احماد کی زندگی بسر کی ہر جن لوگوں نے اس کی پیدائش پر نشی ڈالی ہر اونھوں نے کوئی بات ایسی نہیں بیان کی جس سے اس کی جلال عام کا ہونے میں ظاہر ہو علامہ ابن عبد البر واقعہ ولادت کو حسب ذیل الفاظ میں لکھتے ہیں -

ان امر حملت الکعبۃ فی شوق من قریشی حمی حاصل فصر بها المضاف فانیت بنطع فولدت علیہ (استیعاب فی فضائل الاحباب ص ۱۳)

حکیم بن خرام کی ماں کعبہ میں چند زمان قریش کیساتھ داخل ہوئی در انھالیکہ حل سوتھی پس درد شروع ہو گیا اور قریش لاکر بھجوا دیا جس پر حکیم بن خرام پیدا ہوا۔ اگر اس واقعہ میں کچھ بھی صداقت ہوتی تو قریش میں کعبہ کو جو مرکزی حیثیت حاصل تھی اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم کہتے کہ اس قسم کے اتفاقی حادثہ کعبہ میں بہت ہوئے ہون گئے مگر صاحب استیعاب کے غیر ذمہ دارانہ الفاظ جہین نہ تو کعبہ کے اندر ولادت کی تصریح ہو نہ سلسلہ سند کوئی بحث کی ہر اور نہ ماخذ کا کچھ ذکر ہو خود بتاتے ہیں کہ قصہ طبرہ اور سمر اور وقت جبکہ سبط ابن جوزی ایسے محقق نے روایت کو ضعیف سمجھ کر تذکرہ کے لائق بھی نہ سمجھا۔



## شہید ثالث علی شوشتری کا جواب

اس مقام پر بذراستب لوم ہوتا ہے کہ علامہ قاضی نور اللہ شوشتری کے فرمودہ قلم کو بھی نقل کر دیں آپ چنانچہ روز بھان کے جواب میں فرماتے ہیں۔

حکمہ بعدم التعمیم مرقم بعد ماروی المصنف ذاک من کتاب  
بشار المصطفیٰ وقد رآہ عن یزید بن قعنبہ و اہ ابن مغازی عن  
الی بن الحسین علی ما نقلہ عن کشف الغم و کفی بروایہ مثلهما  
اہل لسنۃ حجتہ لنا علیہم کما مروی عن محمد مراراً ایضاً کما صرح بہ الرازی  
الفضیلۃ والکرامۃ فی ان باب الکعبۃ کان مقفلاً ولما ظہر انار وضع المحل  
علی فاطمہ بنت اسد و عند الطوائف خارج الکعبۃ افتتح الباب  
بإذن اللہ تعالیٰ و ہفت لہا ہاتف بالدخول و علی تقدیر صحیحہ تولد  
حکیم بن حزام قبل الاسلام علی وسط بیت اللہ الحرام فانما کان محجب  
الاتفاق کما یتفق سقوط الطفل عن المرأة والعجل عن البقرۃ فی طریق  
وغیرہ علی نہ لانہ علی تشہد بن لادقہ فی الکعبۃ نہ ہوا الکعبۃ الحقیقیۃ  
لاہل الانبیاہ و قبلۃ اقبال لمقبلین الی اللہ کما روی عنہ انہ قال  
نحن کعبۃ اللہ ونحن قبلۃ اللہ - (احتقان الحق)

اوسکی صحت کے خلاف آواز بلند کرنا ہمیں ہر اس لئے کہ جب مصنف نے بشار المصطفیٰ

سے روایت اخذ کی اور اس میں یزید بن قعرب سے روایت کی گئی اور اسے ابن مثنائی نے نقل کیا جس کی سلسلہ سند امام زین العابدین علیہ السلام تک پہنچا ہر جیسا کہ صاحب کشف الغم نے اسے نقل کیا ہے تو علماء اہلسنت میں سے ایسے شخصوں کی روایتوں پر ہماری محبت قائم ہونے کیلئے کافی ہے جیسا کہ بارہا ذکر آچکا ہے اور نیز تصحیح راوی کی بنا پر فضیلت اور بزرگی اس امر میں ہر کدہ دار کعبہ کا مقفل تھا اور جب آثار وضع محل طواف کرتے وقت بیرون کعبہ فاطمہ زہراؑ پر طاری ہوئے تو ان کیلئے حکم خدا سے کعبہ کا در کھلا اور ان کے اندر دلی کعبہ داخل ہونے کی ہدایت کی۔

اور اگر حکیم بن حزام کی ولادت کو قبل اسلام خانہ کعبہ میں فرض بھی کر لیں تو وہ ایک اتفاقی امر تھا جس طرح اتفاقاً عورتوں کا محل گر جاتا ہے اور اسے میں گاہے بچہ جن دیتی ہے علاوہ اسکے ہم اس بات کے دعویٰ تووری ہیں کہ کعبہ میں ولادت سے ان کیلئے کوئی شرف ہوا اس لئے کہ وہ جناب خود کعبہ حقیقی ہیں اور خدا کی طرف توجہ کر رہے ہیں کیلئے قبلہ جیسا کہ ان جناب سے روایت ہے کہ کعبہ خدا ہم ہیں اور قبلہ خدا ہم ہیں۔

اس عبارت میں شہید علیہ الرحمہ نے صرف ابن مثنائی کی روایت کو استدلال کیا ہے جس کو ہم مذکور طاس کر چکے ہیں مگر خدا کا شکر کہ ہم نے علماء اہلسنت کی ایک بڑی تعداد کے قلم سے حکیم بن حزام کی ولادت کو بے بنیاد ثابت کر دیا۔ اب صاحب

ابطال بباطل کا یہ کہنا کہ المشہور بین الشیعت ان امیر المومنین ولد فی الکعبہ سراسر سہٹ دھرمی اور انصاف کی خلاف ہر بلکہ ابن روضہ جہان کی عبارت کو اس طرح ہونا چاہیئے ۔

المشہور بین السنة والجماعة ان امیر المومنین ولد فی الکعبہ لیکن ہم بہر حال ابن روضہ جہان کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے بآن عصبت حضرت کو امیر المومنین تسلیم کیا ہے اور ہم کو یہ کہنے کی گنجائش ہوئی کہ جو صحیح معنوں میں امیر ہیں ہو اسکی جائدادت کیلئے وہی جگہ موزوں ہر جو زمین میں منتخب ہوا در یہ بات صحت کعبہ میں تھی ۔

## دوسری تنقیح

اگرچہ ضنائیہ ثابت ہو چکا ہے کہ جو لوگ حکیم بن خزام کی ولادت کے قائل ہیں وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ حکیم بن خزام کفر کی حالت میں پیدا ہوا لہذا اسکی شان کعبہ میں دینی ہر جہاں کہ خانہ خدا میں تبوں کی حیثیت تھی پھر بھی مزید تبصرو کی ضرورت ہر علامہ ابن عبد البر لکھتے ہیں ۔

کان مولد لقتیل لفیل بثلاث عشرة سنة وعاش حکیم بن خزام فی ہجریة ستین سنة وفي الاسلام ستین سنة وتوفي بالمدينة فی خلافة معاویہ سنة اربع وخمسين وهو ابن مائة وعشرين سنة (ہفتیاں پہلے اول ص ۱۳۲)

حکیم بن حزام سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سترہ برس پہلے  
 پیدا ہوا اور ۶۰ برس ایام جاہلیت میں اور نائٹھ برس اسلام میں رہا اور مدینہ میں امیر  
 معاویہ کے درحکومت ۳۵ھ میں ۱۲۰ برس کی عمر میں وفات پائی۔

ہمارے خیال میں یہ فیصلہ کن عبارت ہے جس کے مطالعہ کے بعد اب کوئی شبہ باقی  
 نہیں رہتا اور آسانی کے ساتھ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر ہم تسلیم بھی کر لیں تو شخص  
 بنیخبرہ کی ولادت سے تیرہ برس پہلے فترت کی تاریکی اور لاندہ سہی کی گھٹاؤں میں  
 کعبہ میں پیدا ہوا ہوا اس کا مسلمانوں میں کیا وقار ہو سکتا ہے۔ پیغمبر اسلام کی  
 ولادت سے پہلے کعبہ میں جو واقعات ظور پذیر ہوں ان کا اسلام ہرگز ذمہ دار  
 نہیں ہو اور جو شخص ساٹھ برس کی طویل مدت تک کفر و شرک کی زنجیر دن میں مقید  
 رہا ہوا ہو اس کو کعبہ کے شرف سے کوئی حصہ نہیں پہنچ سکتا۔ شیخ زین العابدین عمن  
 محمد بن ابی النعمان سردی معری شافعی نے لکھا ہے کہ حکیم بن حزام شہرہ جری  
 میں اسلام لایا (ملاحظہ ہو تاریخ ابن دروی جلد اول صفحہ ۱۲۵) اچھا بچہ کلمتہ ۱۲۵  
 دوسری لفظوں میں اس کے معنی یہ ہوئے کہ پیغمبر اسلام کی وفات سے دو ڈھائی برس  
 پہلے جو شخص مسلمان ہوا ہو اس کو اس مقصد پرستی کے مقابلہ میں پیش کیا جا رہا ہو جو  
 پہلے ایمان لایا۔

ترسم نہ ہی کعبہ اے عربی  
 کہیں رو کہ تو میری بہتر کستان است

## ابن ابی احدید مہتری کی سزا پر ایک نظر

واقعہ نگاری کی حیثیت سے ہمارا فرض ہوگا کہ شائع ہونے والا مضمون کی اہم فریبی پر بھی  
ماظرین کو مطلع کرتے جائیں اسلاف کی کورائے تقلید میں آپ کو بھی شاہ راہ ہوتی  
نظر نہ آئی اور مذہب میں ذلک کے مصداق بننے کے شوق میں لکھتے ہیں  
واختلف فی مولد علی بن کان فکان من الثیغۃ فی عمون لغد ولد  
فی لکعبۃ والمحدثون لا یعتبرون بذلك ویزعمون ان المولود فی  
الکعبۃ حکیم بن خزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی -

(شرح نہج البلاغہ جلد اول ص ۱۸)

علی بن ابی طالب کی جائے ولادت میں اختلاف ہر شیون میں ایک کثیر  
جماعت گمان کرتی ہو کہ وہ کعبہ میں پیدا ہوئے لیکن محدثین کو اس سے انکار  
ہو اور ان کا گمان ہے کہ کعبہ میں حکیم بن خزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی  
پیدا ہوا۔

ہیں افسوس ہو کہ ابن ابی احدید ایسے شخص نے مولد حضرت علیؑ کا ذکر  
کرتے ہوئے اپنی آنکھوں پر جابجا غفلت ڈال لے اور تمام کتب سیرۃ و تاریخ سے  
قطع نظر کر لی اور کتب کے مولد علیؑ کو شیون کے سر تقوٰی پاگوا یا تمام وہ کتابت میں  
جس میں حضرت کی ولادت کا ذکر ہو ان کی نظر سے گزر رہی ہیں اور یہی طرفہ یہ کہ

فاضل روز بہان کی شگردی میں نئی بات کہی اور انھوں نے اس واقعہ کا ثبوت  
مورخین کے قلم سے طلب کیا تھا انھوں نے لفظ بطل کے محدثین کے انکار کو  
دلیل قرار دیا ہوا اسکے معنی یہ ہیں کہ فاضل روز بہان اور ابن ابی احمد یہ  
جہاں کے خلافت اعلان جنگ کرنا چاہتے ہیں اور تمام وہ مورخین جنھوں نے  
جنا بے سیر کو ملحد و کبیہ کہا ہو صاحب بطل الباطل کے نزدیک مورخ بنکر  
اور وہ تمام محدثین جنھوں نے اپنے قلم سے اس واقعہ کا ثبوت دیا ہو ابن  
ابی احمد یہ کے نزدیک فن حدیث سے معرا تھے یہ وہ نقشبند گنہگار تخیلات ہیں  
جو اہل عقل میں کبھی مقبول نہیں ہو سکتے۔ ہمارے جلیل القدر عالم علی بن عبد  
بن علی البحرانی شایع بیچ البلاغہ کا جواب تیر مجھے لکھتے ہیں -

فلا التفات حیثیذ لتوقف ابن ابی الحدید فی ذلک نہ اعاد  
المحدثین لا یعترفون ویزعمون ان المولود فی الکعبۃ حکیم بن خزام  
اذ لا عیونہ برعہم بعد ما سمعت فیہ من الصحۃ ولا سربان  
المحدثین نہ عموما هذه الفضیلة لحکیم بن خزام لینا قضا۔ ما ورج  
کامیر المومنین کما ہی علامتہم والحق لا یسید الا علوا واطھورا  
والصدق لا یرال یوقد ضیاء ونور۔

(منار الہدی فی اثبات النفس علی الامۃ النجباء)  
ابن ابی احمد یہ کے اس جگہ توقف کرنا کی طرف التفات کی ضرورت نہیں درپیش

اوسکا گمان ہو کہ محدثین اس کا اقرار نہیں کرتے اور اپنے نزدیک سمجھتے ہیں کہ کعبہ میں پیدا ہونیوالا حکیم بن حزام تھا اون کے زعم ناقص پر توجہ کی نہیں ضرورت بعد اسکے کہ صحت و وثوق کے ساتھ واقعہ اپنی جگہ ثابت ہو اور اس میں شک نہیں کہ محدثین نے اس شرف کو حکیم بن حزام کیلئے صرف حضرت امیر المومنین کا حق ٹھکانے کیلئے تجویز کیا جیسا کہ اوپری عادت ہو۔

## مولد علیؑ کی مکہ میں غلط بنیاد

زیادہ فہوس اس بات کا ہو کہ اختلاف کی خلیج حاصل کرنیوالوں نے قلمی جدوجہد میں ناکامیاب ہونے پر بھی دم نہ لیا اور حسد کے جذبہ سے مجبور ہو کر مکہ کی پاک سرزمین پر مولد علیؑ کے نام سے ایک عمارت کی بنیاد ڈالی تاکہ حاجیوں میں ہرگز نہ اس کا گواہ ہو بلکہ علیؑ کی ولادت گاہ کو کعبہ کی چار دیواری سے کوئی تعلق نہیں ہو کہ ایک علیحدہ مقام ہو جو مولد نبیؐ سے متصل ہو۔

اگر تحریر ہی کو کشمکش میں دونوں صورتوں کا موازنہ کیا جائے تو پہلی صورت سے زیادہ یہ دوسری صورت خطرناک تھی کاغذ پر دلیل و برہان کی کاٹ سے عثمان کے نقوش مٹانے سے عمارت کی بنیاد کو متزلزل کر دینا زیادہ دشوار ہو کر گویہ عمارت اسوقت سے آج تک باقی رہی اور ابن سعود نے امان منبر کے آئینہ کو بھونک کر مٹا دیا اور اخبارات میں اس خبر نے گردش کی کہ مولد علیؑ بھی ہندم

کر دیا گیا۔ مگر جب کہ میں یہ عمارت باقی تھی اس وقت بھی خود نسبت دینے والوں  
 میں اسکا وقار نہ تھا اور اسکے خلاف قلم اٹھتے تھے گذشتہ اوراق میں ہم کہہ چکے  
 ہیں کہ قطب الدین خفی نے کتاب الاعلام میں اس بے بنیاد خبر کو ادھار اور ضل  
 گجراتی نے اپنے قلم سے بخلی کی کھرک بھی ہم میں نہ تھے اور کمذیب کر نیوے کا تعلق  
 بھی ہمارے فرقہ سے نہیں ہر ہی شوش محمد جارا شہزاد محمد امین الدین بن ابوبکر  
 بن ظہیر خفی کی نے بھی اپنی تصانیف میں اختیار کی ہے جسے نظر قلم سے دیکھنے  
 کے بعد مصنف کے ضمیر کا پتہ چلتا ہے اگر مخالفت میں قلم اٹھا تو دبی زبان حق کی  
 طرف بھی راہنمائی ہوئی یہ سوئی ہوئی باتیں خیالات کے مذہب کی دلیل میں ضل  
 مذکور کہہ کی تاریخ اور وہ ان کے "مقامات متبرکہ کی فهرست" میں ملے لکھتے ہیں۔  
 منھا مولد سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وھو بالحل المعرّف  
 بشعب علی وھو مقابل لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقیل نامولد علی  
 رضی اللہ عنہ فوجت الکعبۃ (جامع اللطیف)

از انجاء مولد ہر ہمارے سردار علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا وہ جگہ شہد  
 ہو کہ شعب علی کساعتہ جو مولد نبی کے روبرو واقع ہے اور بعضوں نے کہا ہر کہ  
 اس بات میں انحصار ہے کہ اول حضرت کی ولادت گاہ لطن کعبہ ہے۔  
 مولف کا یہ رویہ ہمارے مطلوب کا مزید ثبوت ہو کہ وہ شعب علی کا پستہ  
 دینے کے بعد اس جبارت پر ہرگز تیار نہیں ہیں آپ کے مولود کعبہ ہونے کو نظر انداز



کر دیں کیا ان تمام تصریحات اور شواہد کے بعد بھی مثل ابن زفر بجان کا یہ کہنا صحیح  
ہرگز علی کی ولادت کعبہ میں صفت شیعوں میں مشہور ہے؟

## تمام بحث کا نتیجہ

### یا اسلام کے زبردست مؤرخین کا فیصلہ

یہ کہ مولود کعبہ صرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات سے باور دلن کے سوا کوئی بھی کعبہ کی چار دیواری  
میں پیدا نہیں ہوا حکیم بن ہزام کی ولادت کا واقعہ سلسلہ شد میں ضعیف ہونے  
سے افسانہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا خانہ کعبہ کے سوا کوئی اور مولد علی بن  
ابی طالب کا نہیں ہو اور وہ بجز اشدراج بھی باقی ہر چار دہائی عالم کے تمام مسلمان  
خواہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں حج میں اسی کا طواف کرتے ہیں

طواف خانہ کعبہ ازان شد برہمہ اجب

کہ انجاد وجود آمد علی بن ابی طالب



# حج و بیت

اپنی نوعیت کی پہلی کتاب جو عالم اسلامی میں ظاہر ہوئی ہر سال ۱۳۵ھ  
میں شاہد شرف المہد معصومین علیہم السلام سے جو حیرت انگیز مظاہر قدرت  
یعنی معجزات ظاہر ہوئے ان کے مستند تفصیلی واقعات اس میں شائع کئے  
گئے ہیں جو ارباب سانی کے لئے بصیرت افزا و تمام مذاہب اقوام کے  
مقابل صداقت و حقانیت کی دلیل ہیں۔ یہ کتاب بھی حضرت مسید العلماء  
دام ظلہ کا نتیجہ قلم اور ان ہی کی ذاتی تحقیقات اور کاوش کا نتیجہ ہے  
تفطیح ۲۰x۲۴ کاغذ سفید چمکا۔

قیمت صرف ایک روپیہ - خرچہ ڈاک دو آنہ (۱۲)

## وحیزۃ الاحکام

عصرہ سواس ضرورت کا احساس کیا جا رہا تھا کہ حضرت مسید العلماء  
دام ظلہ کے فتاویٰ اور ضروری سائل فقہ کا مجموعہ شائع کیا جائے چنانچہ سرور  
یہ مختصر اور اہم سائل کا مجموعہ شائع کیا گیا ہے انشاء اللہ آئندہ ایک  
مبسوط کتاب کل فقہ میں جو تمام ابواب فقہ کی جامع ہوگی شائع کیجا دیگی۔  
قیمت فی جلد چار آنہ اور خرچہ ڈاک ایک آنہ

ریل جن حسین سیکرٹری امیٹیشن حسین آباد لکھنؤ

# امامیہ رشن کے تبلیغی رسالے

وقت	صفحہ	عنوان
۱۴	۱	(۱) قاتلان حسینؑ کا مذہب (میسرا ایڈیشن)
۱۶	۱۰	(۲) تحریف قرآن کی حقیقت (دوسرا ایڈیشن)
۱	۱۰	(۳) مولود کبیرہ
۱۴	۱	(۴) وجود حجت
۱۴	۱	(۵) اصول دین اور قرآن
۱۴	۱	(۶) اتحاد افریقین - پہلا حصہ (دوسرا ایڈیشن)
۱۶	۸	(۷) حسینؑ اور اسلام (اردو دوسرا ایڈیشن)
۱۰	۸	(۸) " " " ہندی
۱۴	۸	(۹) " " " انگریزی
۱۸	۱۰	(۱۰) منقہ اور اسلام
۲۰	۱۰	(۱۱) امامت ائمہ اثناعشر اور قرآن
۳	۱۰	(۱۲) تجارت اور اسلام
۱۴	۱	(۱۳) اتحاد افریقین - دوسرا حصہ
۱	۱۰	(۱۴) علیؑ اور کبیرہ

سکرٹری امامیہ رشن - لکھنؤ





